تصحیح و استدراک

المختارات والے مضمون میں معتصم نعمانی کا نام غالباً دو جگہوں کے سوا ہر جگہ عاصم نعمانی ہو گیا ہے۔ عاصم نعمانی ان کے والد کا نام ہے "۔

(محمد اجمل ۔ دهلی)(۱)

مکرم و محترم جناب ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی صاحب

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاته

اپریل ۱۹۸۱ء کا فکر و نظر دیکھا ، خاص طور پر ذکر فراہی کے سلسلہ کا مضمون " المختارات میں قسم الشعر" بغور پڑھا ۔ مولانا فراہی علیہ الرحمة کی طرف منسوب حسب ذیل اشعار

قسماً بمن رفع السماء من غیر حی
و اختار خیر الخلق من آل لوی

لم ابنها طمع الخلود و انما
ہی زینه الدنیا لحی بعد حی

کی بابت معتصم نعمانی اور اجمل اصلاحی کے خیالات معلوم ہوئے ، مگر مجھے اول الذکر سے معناً اور آخر الذکر سے لفظاً اتفاق نہ ہو سکا ، یعنی لفظ تو اس شعر میں حی (بالحاء) صحیح ہے لیکن اس کے معنی ستون یا پایہ کے ہرگز نہیں آتے ۔ حی کا لفظ فرج (شگاف) کے معنی میں کلام عرب میں پایا جاتا ہے اور اس

---

۱ ۔ یہ مضمون جمادی الآخرہ ۱۴۰۱ھ "اپریل ۱۹۸۱ ع کے فکر و نظر میں صفحات ۴۷ تا ۵۱ پر ہے ۔ دیکھا تو معلوم ہوا کہ بات "غلط الکاتب" نہیں "خبط المصنف" کے قبیل سے ہے ۔ کچھی سے سہو ہو گیا ہے ، قارئین اسے درست کر لیں ۔ معتصم نعمانی کو رسالہ بھیجا گیا لیکن انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی ۔ آدمی آدمی میں فرق ہوتا ہے ۔

(اصلاحی)

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

شعر میں یہی معنی مراد ہے ، اور معناً اس کی تائید قرآن کی اس آیت سے ہوتی ہے "ومالها من فروج" جو آسمان ہی کے سلسلے میں ہے ، لہذا اس شعر میں لفظ حی (بالحاء) صحیح ہے ، عی پڑھنے کی ضرورت نہیں ۔ اصل میں معتصم نعمانی کو دھوکا آیت قرآنی "الله الذی رفع السموات بغیر عمد ترونها" سے ہوا ہے ، اور اجمل اصلاحی کی اصلاحؒ کا باعث آیت قرآنی "وما مسنا من لغوب" کا مفہوم ہے ۔

آپ کو یہ سطریں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ اس حیثیت سے بھی غور فرما کر دیکھیں کہ بات بنتی ہے یا نہیں ۔

والسلام : عبد المجید ندوی(۲)

★★★★★★★

۲ ۔ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کے پرنسپل مولانا عبد المجید ندوی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک علمی مسئلے میں محض وضاحت اور افادہ کیلئے انڈیا سے خط لکھنے کی زحمت اٹھائی ۔ مجھے خود تحقیق کا موقع جب ملا تھا نہ اب ۔ اگر حی کے معنی شگاف یا دراڑ کے کلام عرب میں آتے ہیں تو پھر حی کو عی پڑھنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ۔ بات مبرھن ہو جاتی اگر مولانا ندوی صاحب کلام عرب سے اس کی کوئی سند بھی بیان کر دیتے ۔ تحقیق ہم میں سے کسی نے نہیں کی اس لئے اختلاف پیدا ہوا ۔ بڑا میرا مقصد سر دست ان زبانی یاد داشتوں کو محفوظ کر دینا تھا ۔

(اصـــلاحـــی)